Reg d. [illegible]

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا

آئینہ ہی یہ نور سرمد کا
عکس ہی یہ رخ محمد صلعم کا

چودھوین کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہی یہ غلام احمد کا

# البدر

شفا ہین دوا ہین غرض دار الامان ہین

چہ گویم با تو از آن چہار دیار ہین

## ضوابط

(۱) قیمت ہر حال مین پیشگی لیجاتی ہی

(۲) جواب طلب امر کے لئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ نہ آوے جواب نہین دیا جاویگا

(۳) خط و کتابت مین نمبر خریداری کا حوالہ ہو ورنہ جواب مین دیری ہوگی

## شرح قیمت

ہندوستان مین سالانہ

فارن ممالک مین

خاص قادیان

منتخب نامہ نگارون کو اخبار مفت روانہ ہوتا ہی

نمونہ کا پرچہ بلا کسی قیمت مطلوبہ کسی کے نام اخبار نہ جاتا ہو مفت روانہ ہوتا ہے

ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہی


# اخبار البدر

مذہب اسلام کے ایک زندہ مذہب ہونے کی تائید اور دیگر کل مذاہب باطلہ کی تردید اسلامی احکام اور شریعت کی فلاسفی و حقائق اور معارف سے پر مضامین اگر دیکھنے ہون اور زمانہ کی ظلمت سے اگر نجات کے متلاشی ہو تو اس اخبار کو ضرور خرید و حضرۃ امام الزمان مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان اور آپکے جلیل القدر اصحاب کی زبان اور قلم سے نکلے ہوئے مضامین قرآن شریف کی عجیب و غریب تفسیر اور طبی مشورہ اور ... درج ہوتے ہین اسلام کے اندرونی اور بیرونی مخالفوں کے اعتراضون کے جواب دئے جاتے ہین اسلئے ہر ایک ہمدرد قوم کو عموماً اور احمدی جماعت کو خصوصاً اس اخبار کی خریداری اور اشاعت کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔

## طب روحانی

بغیر دوا کے علاج کرنے کا طریق یعنی علم توجہ جس کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہی اور جسکو دریافت ہو جانے سے بعض معجزات کی کلاہر ایک مذہب اور ملت کے حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی دیدی ہی اور جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہی اسکی برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہی جو ہدایات اس مین درج ہین ان پر مشق کرنے سے انسان صحت نیت رکھکر نہ صرف خود بلکہ زیادہ نافع الناس بن سکتا ہی خیالات مین یکسوئی اور ان کو ضبط کرنے کی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہی۔ اگرچہ عام طور پر اس علم پر لکھنے والون نے وہ مبالغہ کئے ہین کہ آسمان و زمین کے قلابے ملا دئے ہین اور اس کے مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانیوالا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہی کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کر ثواب یا عذاب کماتا ہی یا جیسے خدا کے ارادہ سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہی۔ ویسے ہی اسکے ارادہ اور اذن سے انسان اس سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہی جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے۔ ہمارے مرحوم و مغفور احمدی بھائی منشی احمد جان صوفی نقشبندی زاد اللہ الطافہ نے عوام الناس کو ایک بڑی مغالطے سے نجات دینے... اور عام پیرون وغیرہ کے دھوکے سے بچانے اور فائدہ عام کی غرض سے اسے چھپوایا تھا اور آپ خود اس مین بڑے ماہر تھے اور ہزارون مریض آپکے ذریعہ شفا پاتے تھے۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ پھر دوبارہ چھاپنی پڑی اول ... قیمت تھی پھر ایک روپیہ کردی اور اب اسی قیمت پر دفتر البدر سے ملسکتی ہے۔

طریق مشق کو عملی طور پر سکھلا دینے یا اس پر عامل کو طریق عمل مین جو مزید حالات درکار ہون۔ یا بعض اسرار کا وہ حل چاہتے۔ ان تمام باتون کو لئے ہم نے مصنف مرحوم کے اس عمل مین فیض یافتہ اصحاب سے دریافت کر کے بتلا دینے کا انتظام کر لیا ہی ایسے استفسار کیلئے علیحدہ خط و کتابت ہونی چاہئے اور جواب کے لئے ٹکٹ ضرور آنا چاہئے ورنہ جواب نہ دیا جاویگا۔

## شہادت آسمانی حصہ اول و دوم

بجواب فضل رحمانی جو کہ ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی تھی اس اور دیگر معترضین کے اعتراضون کے جواب اس کتاب مین دئے گئے ہین اور اشاعت اسلام کیلئے جہاد کی عدم ضرورت کو ثابت کر کے دکھلایا ہے۔ قرآن کریم مین ذو القرنین سے مراد مسیح علیہ السلام کا ہونا ثابت کیا ہی اور خر دجال۔ یاجوج ماجوج۔ تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ (مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب نقشہ نویس دہلی)

## سر مکتوم

... صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور دنیا ... لکم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار

کیا ہی اور دکھلایا ہی کہ جن مردون کے زندہ کرنیکا انجیل مین ذکر ہی خود اس سے ثابت ہی کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ مصنفہ بابو اسمٰعیل صاحب دہلوی

## رویائے صالحہ

اس مین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین صاحب بٹالوی کے کفرنامہ کا ... کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کا ثبوت صحف سابقہ سے دیا ہے قیمت

## اعجاز احمدی

... صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہین اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے یہ لوگ خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت

**قول صحیح** پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود کی مسیحیت اور دعاوی کے ثبوت مین لکھی ہی زیر طبع ہے قیمت ... ہوگی

**براہین احمدیہ ازالہ اوہام سرمہ چشم آریہ** یہ تین کتابین پرانی ایڈیشن کی چھپی ہوئی دفتر البدر مین مطلوب ہین اگر کوئی ...

**عاقبۃ المکذبین** لودیانوی مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اسکا بیان۔ بیعت کی دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ...

**اسلام اور اس کا بانی** یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صادق قیمت ... علاوہ محصولڈاک

**صیانۃ الناس** مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب جناب فاضل امروہی قیمت علاوہ محصولڈاک

**الہامی دعا** رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ... علاوہ محصولڈاک۔

## پنجابی تصانیف

**کامن** مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکے ضلع گجرات قیمت

**نظم** برائے مستورات بطرز کامن مصنفہ ایضاً

**روشنائی احمدیہ** ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم فی تولہ اور وسط قسم فی تولہ۔ تاجرون کو خاص رعایت۔

## مجربات

حب دافع دائمی قبض جس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہین ہوتی بلکہ اندرونی قویٰ مین جو نقص باعث مرض ہوتا ہے ان سے رجوع ہوکر آئندہ تازہ قوت قویٰ کو فضلہ کے اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کیلئے شفا کا حکم رکھتی ہے

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو ضرور آرام ہو جاتا ہی کھاؤ اور ناک مین ٹپکانیکی دوا۔ قیمت

حب جدید پرانے بخارون اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان مین بھی ہو چکا ہے قیمت

روغن بہرہ پن بشرطیکہ مادر زاد بہرہ نہ ہو اکثرون پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی

درد سر کی گولی ہر قسم کے درد سر کو اس سے فوراً ...

تخفیف ہو جاتی ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہی گولی

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ کا مقوی بصر۔ دھند۔ بخار۔ آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج۔ اعلیٰ درجہ کے اطبا کا خاندانی نسخہ ...... فی تولہ

**مصفی خون گولیان** خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئین ۔ گولی

**سلائی گکرہ** جسے ہندوستانی زبان مین روہی کہتے ہین خواہ پرانے ہون اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہی فی سلائی

**برص کی دوا** یا پھلبہری۔ یہ ایک مرض ہی جس کو خدا کی برگزیدہ جماعت پناہ مانگتے رہی ہین بدن کی جلد پر سفید داغ شروع ہوتے ہین اور آہستہ آہستہ پھیل کر تمام جسم کو بدنما کر دیتا ہی اس دوائی کا تجربہ ...


اس اشتہار کی جوالہی (تمام درخواستین دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور مین آنی چاہئین اور کسی صاحب کے نام قادیان مین نہ ہونی چاہئین)

# چینی مسلمان

از کرزن گزٹ

چین وجاپان کی جنگ کے بعد مسلمانون کی حالت بہت اچھی ہوگئی ہے اور وہ ایک زندہ قوم کی طرح چین مین سمجھے جاتے ہین مگر حال کی یورپی دولتون کی چڑہائی اور فتح پیکن نے اور بھی انکی حالتین ترقی دیدی - اس بیرحمانہ خونریزی - لوٹ - بربادی آتش زنی اور تاخت مین مسلمان مزے مین رہے اور خدا کی شان ہے کہ لاکھون چینی بودھ مذہب والے مسلمان ہوگئے کیونکہ نجات مسلمان ہونے پر تھی - جو گاؤن یا شہر یورپ کی افواج نے لوٹے اور برباد کئے اُن مین مسلمانون کے گھر بچے رہے جس بودھ مذہب چینی نے یہ کہدیا کہ مین مسلمان ہون اس کو بھی نجات ملگئی انگلستان - روسیہ - جرمنی - فرانس اور جاپان نے مسلمانون کے ساتھ خاص رعایتین کین اور اس قیامت خیز دنمین اُن کو ہر طرح کی آسائشین پہنچائین - تمام ٹھیکے چینی مسلمانون کے پاس تھے خود سرکار انگریزی کی فوج کے ٹھیکے دار بھی چینی مسلمان تھے -

پیکن اور کل چینی شہرون مین مسلمانون کے محلے اور بازار بالکل علیحدہ ہین ہر گھر اور ہر دوکان پر بسم اللہ کے ساتھ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے جس سے دیکھنے والا سمجھ لیتا ہے کہ یہ مسلمان کا گھر اور دکان ہے پیکن مین طبیب سب مسلمان ہین اور ان کی علاوہ دربار کے عام چینیون مین بھی بڑی عزت ہے - دوا فروشی کی دوکانین سب مسلمانون ہی کی ہین - اس کے علاوہ مسلمان اور بھی تجارت کرتے ہین اور لین دین مین وہ ایسے ہی سچے ہین جتنا ایک مسلمان کو ہونا چاہئے ؛

خاص پایہ تخت چین یعنی پیکن مین ان کی بہت سی مساجد ہین ہر مسجد مین ایک مدرسہ ہے جہان قرآن مجید تفسیر اور حدیث و فقہ کی تعلیم دیجاتی ہے - اچھے اچھے عربی دان مولوی پیکن مین موجود ہین - ان مین ہندوستان کی طرح بالکل اختلاف نہین ہے اور وہ سب سگے بھائیون کی طرح ایک جگہ مل کر رہ سکتے ہین چونکہ مولویون مین اتفاق ہے اس لئے مسلمانون مین بھی اختلاف نہین ہے ان کی باہمی یکجہتی خیر القرون کی سی محبت پیدا کرتی ہے ؛

چین مین کوئی مسلمان فقیر نہین چین کے بڑے بڑے شہرون مین گشت لگا کے دیکھا جاوے گا تو ایک مسلمان بھی فقیر نہین ملیگا ہان بودھ مذہب والے فقیر بہت سے پائین گے چینی مسلمان اول تو روٹیون کا محتاج نہین ہوتا - اور اگر اتفاق سے اس کی یہ نوبت ہو بھی جاوے تو بھی اس کی یہ معلوم اس کو بھیک مانگنے نہیں دیتی مفلس ہونے کے بعد وہ کسی مسجد مین جاتا ہے اور وہان مولوی کے سامنے سب لوگ چندہ کر کے اس کی مدد کرتے ہین تاکہ اُس روپیہ سے وہ تجارت کرے اور جب اس کا کام چل جاوے تو فلان کا قرض ادا کر دے - یہ مسلمان سود نہین کھاتے اور سود کو مثل سور کے گوشت کے حرام سمجھتے ہین - ان کی باہم کبھی تکرار نہین ہوتی اور کبھی لین دین کے معاملہ مین کوئی جھگڑا - اور اگر اتفاق سے کوئی ناچاقی دو مسلمانون مین ہو بھی گئی تو دربار چین مین فریادی نہین جاتے بلکہ اپنے قاضی کے سامنے چلے جاتے ہین جو وہ فیصلہ کر دے اس کو بے چون و چرا مان لیتے ہین - مذہبی لحاظ سے ان کے اخلاق بہت وسیع ہین - ان کی پرہیزگاری - دیانت داری اور سچائی کی انتہا ہو چکی ہے - وہ انگریزی کیمپ مین آ کے تعجب سے نظر کرتے تھے کہ یہ ہندوستانی مسلمان کیسے مسلمان ہین کہ حقہ پیتے ہین - چرٹ پیتے ہین اور غیر مذہب کی چھوئی رکابیون مین کھانا کھاتے ہین - ہمارے دوست جو یہان موجود تھے بیان کرتے ہین کہ سامان رسد کا ٹھیکہ ایک چینی مسلمان کے پاس تھا اور اس چینی مسلمان کا یہ قاعدہ تھا کہ اگر کسی نے اس کو السلام علیکم کہہ لیا بس وہ غیر معمولی جوش سے یہ سمجھ کے کہ یہ مسلمان ہے گلے لپٹ جاتا تھا؛ نہ اپنی باتین سمجھا سکتا تھا اور نہ اپنے مسلمان بھائی کی سمجھ سکتا تھا لیکن اظہار ایسا کرتا تھا - گویا اسے ایک غیر مترقبہ نعمت مل گئی ہے - ایک دن مین اپنے ڈیرے کے باہر سگرٹ پی رہا تھا اس نے تعجب سے انگریزی زبان مین دریافت کیا کہ کیا آپ مسلمان ہین ؟ (یہان اکثر مسلمان یورپ کی کئی زبانین بولتے ہین) میں نے اثبات مین جواب دیا اور کلمہ پڑہا وہ یہ سنکے اس قدر لال پیلا ہوا کہ اگر اس کا بس چلے تو مجھے مار ڈالے اور اسی طرح اپنے خیمہ کیطرف چلا گیا پیچھے جب اس کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو کیفیت دریافت کی اُس نے بیان کیا کہ جب تم سگرٹ پی رہے تھے تم نے کلمہ طیب کیون پڑہا - اُس دن سے اُس چینی مسلمان نے کبھی ہمارے ہاتھ سے پانی پیا اور نہ ہمارے برتن مین کھایا ؛

عام چینی افیون کھاتے ہین - اور پوشتی بنی ہوئی ہین - کلے خشک - معدے - غلیظ - اور گھناؤنے ہین مگر مسلمان نہایت قوی الجثہ حسین اور لمبے قد کے ہین ان کے چہرون سے خون ٹپکتا ہے اور ان کی عورتین بہت پاکیزہ ہین شمالی چین کے کل باشندے قریب قریب ایک ہی خال وخط کے ہین مگر محض اس وجہ سے کہ مسلمان تمام خرابیون سے بچے ہوئے ہین زیادہ توانا ہین ؛

چین کے کئی کروڑ مسلمان بھی ایسے نہ ہون گے جو مسکرات کا استعمال کرتے ہون انہین شریعت نے جو کچھ دیا ہے اس پر دلی آمادگی سے عملدرآمد کرتے ہین انہین عام مسلمانون سے ملنے کا شوق ہے وہ دنیا کے کل مسلمانون کو اپنا م

# سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

**مولانا مولوی عبد الکریم** صاحب کی طبیعت بعارضہ بخار گذشتہ ایام مین مبتلا رہی آپ کئی روز تک شامل نماز با جماعت نہ ہوسکے الحمد للہ کہ ۱۰ نومبر سے پھر آپ نے امامت نماز شروع کر دی ؛

**حضرۃ مولانا حکیم نور دین صاحب** کو بھی اول ایک شب بخار رہا پھر چند روز آرام ہوگیا پھر تیرہ تاریخ بہت شدت سے بخار رہا ایسے وجود باجود کو اللہ تعالےٰ بہت جلد اپنے فضل سے شفا عطا کرے ؛

**کتاب تذکرۃ الشہادتین** کا کچھ حصہ طبع کے قابل باقی رہ گیا تھا اس لئے اس کی اشاعت التوا مین رہی تھی مگر اب اس کی اشاعت معہ علامات المقربین بزبان عربی ہوگئی ہے اور حکیم فضل دین صاحب سے ملسکتی ہے قیمت ۷/

**ولادت** منشی ارادت حسین صاحب احمدی سکنہ مونگیر احاطہ بنگال کے ہان خدا کے فضل و کرم سے ۴ نومبر کو لڑکا تولد ہوا ہے جس کا نام منصور احمد رکھا گیا ہے خدا تعالےٰ مولود کی عمر اپنے دین اسلام کی سچی خدمتگذاری مین دراز کرے ؛

**۱۰ نومبر کو** شیخ فضل الٰہی صاحب رئیس صدر بازار راولپنڈی اور میان محمد رمضان صاحب ٹھیکہ دار سنگوئی ملو ضلع جہلم نے حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کیا - بیعت کے بعد جو تقریر ہوئی وہ اپنے موقعہ پر ہدیہ ناظرین ہوگی ؛ امید ہے کہ ہر دو اصحاب

**مدرسہ تعلیم الاسلام** کے خاص مدرس عبد اللہ احمدی صاحب ساکن کشمیر جو کہ چند ماہ سے رخصت پر گئے ہوئے تھے معہ اپنے اہل وعیال کے گذشتہ ہفتہ مین وارد قادیان ہو کر مدرسی کا چارج ہاتھ مین لیا ؛

**عبد اللہ درزی صاحب** احمدی ساکن چنڈوساہی ضلع گوجرانوالہ بعد حصول زیارت حضرۃ امام الزمان اپنے کاروبار پارچہ فروشی کے لئے ملک گو الیار کی طرف تشریف لیجانے والے ہین خدا ان کا محافظ و ناصر ہو ؛

**منشی احمد دین صاحب** اپیل نویس اور میان محمد دین صاحب حکیم شاگرد رشید مولانا حکیم نور الدین صاحب گوجرانوالہ سے وارد قادیان ہوئے اور ایک دن رہکر واپس تشریف لے گئے ؛

**ملک مولا بخش** صاحب گرالی ضلع گجرات سے معہ اہلبیت کے چند روز قیام کے لئے حضرۃ اقدس کی خدمت مین حاضر ہوئے

**بہترین** مذہب کے شائق کے سوالات مندرجہ اخبار عام کا جواب البدر مین شروع ہوگیا ہے جو کہ کئی نمبرون مین ختم ہوگا

**۱۱ نومبر کو** حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام گورداسپور تشریف لے گئے ؛

## ملفوظات و حالات امام الزمان سلمہ الرحمٰن

۲۸ و ۲۹ - کی ڈائری ہم سے اچھی طرح محفوظ نہیں رہی اس لئے درج اخبار نہیں کی گئی ہے

### ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۳ء

مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد حضرت اقدس حسب دستور شہ نشین پر جلوہ افروز ہوئے اور طاعون کا ذکر ہوا اس پر آپ نے فرمایا

**طاعون کے نصائح اور تقوٰی کی تاکید**

کہ خدا تعالیٰ نے اگرچہ جماعت کو وعدہ دیا ہے کہ وہ ان کو اس بلا سے محفوظ رکھے گا مگر اس میں بھی ایک شرط لگی ہوئی ہے کہ لم یلبسوا ایمانہم بظلم کہ جو لوگ اپنے ایمانوں کو ظلم سے نہ ملا دیں گے وہ امن میں رہیں گے پھر دار کی نسبت وعدہ دیا تو اس میں بھی شرط رکھدی ہے کہ الا الذین علوا بالاستکبار - اس میں علو کے لفظ سے مراد یہ ہے کہ جس قسم کی اطاعت انکساری کے ساتھ چاہیئے وہ بجا نہ لا دے جب تک انسان جس میں حقیقی سجدہ کہتے ہیں بجا نہ لا دے تب تک وہ دار میں نہیں ہے اور مومن ہونیکا دعویٰ بیفائدہ ہے

**لم یلبسوا ایمانہم بظلم**

میں شرک سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہندوؤں کی طرح پتھروں کے بتوں یا اور مخلوقات کو سجدہ کیا بلکہ جو شخص ماسوا اللہ کی طرف مائل ہے اور اس پر بھروسہ کرتا ہے حتیٰ کہ دل میں جو منصوبے اور چالاکیاں رکھتا ہے ان پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ بھی شرک ہے +

حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ کا حال بیان کرتے ہیں کہ خواب میں.... ایک نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ بتلاؤ اللہ تعالیٰ سے معاملہ کیسے ہوا تو انہوں نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا عمل لایا ہے میں نے کہا اور عمل تو کوئی نہیں ہے صرف یہ ہے کہ میں نے عمر بھر شرک نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تو نے یوم اللبن کے دن بھی شرک نہ کیا تھا کہ دودھ پی کر کہا کہ اس سے پیٹ میں درد ہوئی ہے گویا دودھ کو خدا سمجھ لیا تھا اور خدا پر سے جو حقیقی فاعل ہے نظر اٹھ گئی تھی +

نفسانی جذبات ہزاروں قسم کے ہیں جو کہ انسان کو لگے ہوئے ہیں ان کو دیکھا جاوے تو سر سے لیکر پاؤں تک ظلم ہی ظلم ہے - سر تکبر اور گھمنڈ کی جگہ ہے آنکھ بُرے خیالات کا مقام ہے - غضب کی نظر سے بھی انسان اسی سے دوسرے کو دیکھتا ہے - کان بیجا باتیں سننے ہیں زبان بُری باتیں بولتی ہے - گردن اکڑتی ہے - صدر میں کن کن بری باتوں کی خواہش ہوتی ہے - نیچے کا طبقہ بھی کچھ کم نہیں ہے فسق و فجور میں جہاں اسی کے باعث مبتلا ہے - پاؤں بھی بیجا مقامات پر چلکر جاتے ہیں غرض یہ ایک لشکر اور جماعت ہے جسے سنبھال کر رکھنا انسان کا کام ہے اور یہ بڑی بات ہے ایک طرف تو خدا نے کشتی کا حوالہ دیا ہے کہ جو اسمیں چڑھیگا وہ نجات پاویگا اور ایکطرف حکم دیا ہے

**وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا**

یہاں بھی ظلم کی نسبت ہی فرمایا کہ جو لوگ ظالم ہیں تو ان کی نسبت بات ہی نکر۔

**خوف الٰہی** اور تقوٰی بڑی برکت والی شے ہے انسان میں اگر عقل نہ ہو مگر یہ باتیں ہوں تو خدا اُسے اپنے پاس سے برکت دیتا ہے اور عقل بھی دیدیتا ہے جیسے کہ فرماتا ہے یجعل لہٗ مخرجًا اس کے یہی معنے ہیں کہ جس شئی کی ضرورت اُسے ہوگی اس کے لئے وہ خود راہ پیدا کر دے گا بشرطیکہ انسان متقی ہو - لیکن اگر تقوی نہ ہوگا تو خواہ فلاسفر ہی ہو وہ آخرکار تباہ ہوگا - دیکھو کہ اسی ہندوستان پنجاب میں کس قدر عالم تھے مگر ان کے دلوں میں اور زبانوں میں تقوٰے نہ رہا - محمد حسین کیحالت دیکھو کہ کیسی گندی اور فحش باتیں اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں لکھتا رہا - اگر تقوٰے ہوتی تو وہ کب ایسی باتیں لکھ سکتا تھا +

### اس کے بعد چند احباب نے بیعت کی

اور بعد بیعت حضرۃ اقدس نے ایک طویل تقریر فرمائی جو کہ ذیل میں درج ہے +

**حقیقت بیعت اور اس سے محض پانیکی راہ**

یہ بیعت جو ہے اس کے معنے اصل میں اپنے تئیں بیچ دینا ہے اس کی برکات اور تاثیرات اسی شرط سے وابستہ ہیں جیسے ایک تخم زمین میں بویا جاتا ہے تو اس کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے کہ گویا وہ کسان کے ہاتھ سے بویا گیا اور اس کا کچھ پتہ نہیں کہ اب وہ کیا ہوگا لیکن اگر وہ تخم عمدہ ہوتا ہے اور اس میں نشو و نما کی قوت موجود ہوتی ہے تو خدا کے فضل سے اور اس کسان کی سعی سے وہ اوپر آتا ہے اور ایک دانہ کا ہزار دانہ بنتا ہے - اسیطرح سے انسان بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے - تب وہ نشو و نما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اُسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا صوفیوں نے بعض جگہ لکھا ہے کہ اگر مرید کو اپنے مرشد کے بعض مقامات پر بظاہر غلطی نظر آوے تو اُسے چاہیئے کہ اس کا اظہار نکرے اگر اظہار کریگا تو حبط عمل ہو جاویگا کیونکہ اصل میں وہ غلطی نہیں ہوتی صرف اس کے فہم کا اپنا قصور ہوتا ہے اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دستور تھا کہ آپ آنحضرۃ صلعم کی مجلس میں اس طرح سے بیٹھتے تھے جیسے سر پر کوئی پرندہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے انسان سر اوپر نہیں اُٹھا سکتا یہ تمام ان کا ادب تھا کہ حتی الوسع خود کبھی کوئی سوال نکرتے - ہاں اگر باہر سے کوئی نیا آدمی آکر کچھ پوچھتا تو اس ذریعہ سے جو کچھ آنحضرت صلعم کی زبان سے نکلتا وہ سن لیتے - صحابہ بڑے متادب تھے اس لئے کہا ہے کہ الطریقۃ کلہا ادب جو شخص ادب کی حد سے باہر نکل جاتا ہے تو پھر شیطان اس پر دخل پاتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کی نوبت ارتداد کی آجاتی ہے اس ادب کو مدنظر رکھنے کے بعد انسان کو لازم ہے کہ وہ فارغ نشین نہ ہو - ہمیشہ توبہ - استغفار کرتا رہے اور جو جو مقامات اُسے حاصل ہوتے جاویں ان پر یہی خیال کرے کہ میں ابھی قابل اصلاح ہوں اور یہ سمجھکر کہ بس میرا تزکیہ نفس ہو گیا وہاں ہی نہ اڑ بیٹھے +

**منافق کون ہے**

یاد رکھو منافق وہی نہیں ہے جو القائے عہد نہیں کرتا یا زبان سے اخلاص ظاہر کرتا ہے مگر دل میں اس کے کفر ہے بلکہ وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت میں دو رنگی ہے اگرچہ وہ اس کے اختیار میں نہ ہو - صحابہ کرام کو اس دو رنگی کا بہت خطرہ رہتا تھا ایک دفعہ حضرت ابوہریرہ رو رہے تھے تو ابوبکر رضہ نے پوچھا کہ کیوں روتے ہو کہا کہ اس لئے روتا ہوں کہ مجھ میں نفاق کے آثار معلوم ہوتے ہیں - جب میں پیغمبر صلعم کے پاس ہوتا ہوں تو اُس وقت دل نرم اور اس کی حالت بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے - مگر جب ان سے جدا ہوتا ہوں تو وہ حالت نہیں رہتی ابوبکر رضہ نے فرمایا کہ یہ حالت تو میری بھی ہے - پھر دونوں آنحضرت صلعم کے پاس گئے اور کل ماجرا بیان کیا - آپ نے فرمایا کہ تم منافق نہیں ہو - انسان کے دل میں قبض اور بسط ہوا کرتی ہے جو حالت تمہاری میرے پاس ہوتی ہے اگر وہ ہمیشہ رہے تو پھر فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو اب دیکھو کہ صحابہ کرام رضہ اس نفاق اور دو رنگی سے کس قدر ڈرتے تھے جب انسان جرأت اور دلیری سے زبان کھولتا ہے تو وہ بھی منافق ہوتا ہے

دین کی ہتک ہوتی ہے اور وہاں کی مجلس نہ چھوڑے یا ان کو جواب نہ دے۔ تب بھی منافق ہوتا ہے اگر مومن کی سی غیرت اور استقامت نہ ہو تب بھی منافق ہوتا ہے جب تک انسان ہر حال میں خدا کو یاد نہ کرے تب تک نفاق سے خالی نہ ہوگا اور یہ حالت تم کو بذریعہ دعا کے حاصل ہوگی ہمیشہ دعا کرو کہ خدا اس سے بچاوے جو انسان داخل سلسلہ ہو کر پھر بھی دورنگی اختیار کرتا ہے تو وہ اس سلسلہ سے دور رہتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے منافقوں کی جگہ اسفل السافلین رکھی ہے کیونکہ ان میں دورنگی ہوتی ہے اور کافروں میں یکرنگی ہوتی ہے +

**ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت**

صوفیوں نے لکھا ہے کہ اگر چالیس دن تک رونا نہ آوے تو جانو کہ دل سخت ہو گیا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے فلیضحکوا قلیلاً و لیبکوا کثیراً کہ ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت مگر اس کے برعکس دیکھا جاتا ہے کہ لوگ ہنستے بہت ہیں۔ اب دیکھو کہ زمانہ کی کیا حالت ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ انسان ہر وقت آنکھوں سے آنسو بہاتا رہے بلکہ جس کا دل اندر سے رو رہا ہے وہی روتا ہے۔ انسان کو چاہئیے کہ دروازہ بند کر کے اندر بیٹھ کر خشوع اور خضوع سے دعا میں مشغول ہو اور بالکل عجز و نیاز سے خدا کے آستانہ پر گر پڑے تاکہ وہ اس آیت کے نیچے نہ آوے جو بہت ہنستا ہے وہ مومن نہیں +

اگر سارے دن کا نفس کا محاسبہ کیا جاوے تو معلوم ہو کہ ہنسی اور تمسخر کی میزان زیادہ ہے اور رونے کی بہت کم ہے بلکہ اکثر جگہ بالکل ہی نہیں ہے۔ اب دیکھو کہ زندگی کس قدر غفلت میں گذر رہی ہے اور ایمان کی راہ کس قدر مشکل ہے گویا ایک طرح سے مرنا ہے اور اصل میں اسی کا نام ایمان ہے۔

**ایمان**

جب لوگوں کو تبلیغ کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں۔ کیا ہم نماز نہیں پڑھتے۔ کیا ہم روزہ نہیں رکھتے۔ ان لوگوں کو حقیقۃ ایمان کا علم نہیں ہے اگر علم ہوتا تو وہ ایسی باتیں نہ کرتے اسلام کا مغز گیا ہے اس سے بالکل بیخبر ہیں حالانکہ خدا کی یہ عادت قدیم سے چلی آئی ہے کہ جب مغز اسلام چلا جاتا ہے تو اس کے از سر نو قائم کرنے کیواسطے ایک کو مامور کر کے بھیج دیتا ہے تا کہ کھلے ہوئے اور مرے دل پھر زندہ کئے جاویں۔ مگر ان لوگوں کی غفلت اس قدر ہے کہ دلوں کی مردگی محسوس نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے بلیٰ من اسلم وجہہ للّٰہ وہو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے اور نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جاوے۔ گویا اس کے قوائے خدا تعالیٰ کے لئے مر جاتے ہیں گویا وہ اس کی راہ میں ذبح ہو جاتا ہے۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام نے اس اسلام کا نمونہ دکھلایا کہ ارادہ الٰہی کے بجا آوری میں اپنے نفس کو ذرا بھی دخل نہ دیا اور ایک ذرا سے اشارہ سے بیٹے کو ذبح کرنا شروع کر دیا۔ مگر یہ لوگ اسلام کی اس حقیقت سے بے خبر ہیں جو کام ہیں اُس میں ملونی ہوتی ہے اگر کوئی ان میں سے رسالہ جاری کرتا ہے تو اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ روپیہ کماوے۔ بال بچے کا گذارہ ہو ابھی حال میں ایک شخص کا خط آیا ہے۔ لکھتا ہے کہ میں نے عبد الغفور کے مرتد ہونے پر اس کی کتاب ترک اسلام کے جواب میں ایک رسالہ لکھنا شروع کیا ہے امداد فرماویں۔ ان لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ اسلام کیا شے ہے۔ خدا کی طرف سے کوئی نفخ روح اس میں نہیں لیکن رسالہ لکھنے کو طیار ہے۔ ایسے شخص کو چاہئیے تھا کہ اول تزکیہ نفس کے لئے خود یہاں آتا اور پوچھتا اور اول خود اپنے اسلام کی خبر لیتا لیکن عقل دیانت اور سمجھ ہوتی تو یہ کرتا۔ مقصود تو اپنی معاش ہے۔ اور رسالہ کو ایک بہانہ بنایا ہے ہر ایک جگہ یہی بدبو آتی ہے کہ جو کام ہے خدا کے لئے نہیں بیوی بچوں کے لئے ہے جو خدا کا ہو جاتا ہے تو خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ اور اس کی تائید اور نصرت کا ہاتھ خود اس کے کاموں سے معلوم ہو جاتی ہیں اور آخر کار انسان مشاہدہ کرتا ہے کہ ایک غیب کا ہاتھ ہے جو اُسے ہر میدان میں کامیاب کر رہا ہے انسان اگر اس کی طرف چل کر آوے تو وہ دوڑ کر آتا ہے۔ اور اگر وہ اس کی طرف تھوڑا سا رجوع کرے تو وہ بہت رجوع ہوتا ہے وہ بخیل نہیں ہے سخت دل نہیں ہے۔ جو کوئی اس کا طالب ہے تو اس کا اول طالب وہ خود ہوتا ہے لیکن انسان اپنے ہاتھوں سے اگر ایک مکان کے دروازے بند کر دیوے تو کیا روشنی اس کے اندر جاویگی ہرگز نہیں یہی حال انسان کے قلب کا ہے اگر اس کا قول و فعل خدا کی رضا کے موافق نہ ہوگا اور نفسانی جذبات کے تلے وہ دبا ہوا ہوگا تو گویا دل کے دروازے خود بند کرتا ہے کہ خدا کا نور اور روشنی اس میں داخل نہ ہو لیکن اگر وہ دروازوں کو کھولیگا تو معاً نور اس کے اندر داخل ہوگا +

ابدال قطب اور غوث وغیرہ جس قدر مراتب ہیں یہ کوئی نماز اور روزوں سے ہاتھ نہیں آتے اگر ان سے یہ ملجاتے تو پھر یہ عبادات تو سب انسان بجا لاتے ہیں سب کے سب ہی کیوں نہ ابدال اور قطب بن گئے جب تک انسان صدق و صفا کے ساتھ خدا کا بندہ نہ ہوگا تب تک کوئی درجہ ملنا مشکل ہے جب ابراہیم کی نسبت خدا تعالیٰ نے شہادت دی۔ وابراہیم الذی وفیٰ۔ کہ ابراہیم وہ شخص ہے جس نے اپنی بات کو پورا کیا تو اس طرح سے اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبت الٰہی سے بھرنا۔ خدا کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظل اصل کا تابع ہوتا ہے ویسے ہی تابع ہونا کہ اس کی ... اور خدا کی مرضی ایک ہو کوئی فرق نہ ہو۔ یہ سب باتیں دعا سے حاصل ہوتی ہیں۔ نماز اصل میں دعا کے لئے ہے کہ ہر ایک مقام پر دعا کرے لیکن جو شخص سویا ہوا نماز ادا کرتا ہے کہ اُسے اس کی خبر ہی نہیں ہوتی تو وہ اصل میں نماز نہیں۔ جیسے دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ پچاس پچاس سال نماز پڑھتے ہیں لیکن ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا حالانکہ نماز وہ شے ہے کہ جس سے پانچ دن میں روحانیت حاصل ہو جاتی ہے بعض نمازیوں پر خدا نے لعنت بھیجی ہے جیسے فرماتا ہے فویل للمصلین ویل کے معنے لعنت کے بھی ہوتے ہیں پس چاہئیے کہ ادائیگی نماز میں انسان سست نہ ہو اور نہ غافل ہو

**ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہو تو اسے چاہئیے کہ ایک موت اختیار کرے نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے** اور اللہ تعالیٰ کو سب شئے پر مقدم رکھے۔ بہت سی ریاکاریوں اور بیہودہ باتوں سے انسان تباہ ہو جاتا ہے پوچھا جاوے تو لوگ کہتے ہیں کہ برادری کے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا۔ ایک حرام خور کہتا ہے کہ بغیر حرامخوری کے گذارہ نہیں ہو سکتا۔ جب ہر ایک حرام گذارہ کے لئے انہوں نے حلال کر لیا تو پوچھو کہ خدا کیا رہا اور تم نے خدا کے واسطے کیا کیا ان سب باتوں کو چھوڑنا موت ہے۔ جو بیعت کر کر اس موت کو اختیار نہیں کرتا تو پھر شکایت نہ کرے کہ مجھے بیعت سے فائدہ نہیں ہوا۔ جب ایک انسان ایک طبیب کے پاس جاتا ہے تو جو پرہیز وہ بتلاتا ہے اگر اسے نہیں کرتا تو کب شفا پا سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ کریگا تو یوماً فیوماً ترقی کریگا یہی اصول یہاں بھی ہے +

**جنت کی فلاسفی**

کوئی بات سوائے خدا کے فضل کے حاصل نہیں ہو سکتی اور جیسے اس دنیا میں فضل ہوگا ایسے ہی آخرۃ میں بھی ہوگا جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے من کان فی ہٰذہ اعمیٰ فہو فی الاخرۃ اعمیٰ اسی لئے یہ ضروری ہے کہ ان حواس کے حصول کی کوشش اسی جہان میں کرنی چاہئیے کہ جس سے انسان کو بہشتی زندگی حاصل ہوتی ہے اور وہ حواس بلا تقوےٰ کے نہیں ملسکتے۔ ان آنکھوں سے انسان خدا کو نہیں دیکھ سکتا لیکن تقویٰ کی آنکھوں سے انسان خدا کو ...... دیکھ سکتا ہے۔ اگر وہ تقویٰ اختیار کریگا تو وہ محسوس کریگا کہ خدا مجھے نظر آرہا ہے اور ایک دن آویگا کہ خود کہہ اٹھیگا کہ میں نے خدا کو دیکھ لیا۔ اسی بہشتی زندگی کی تفصیل جو کہ متقی کو اسی دنیا میں حاصل

ہوتی ہے قرآن شریف مین ایک اور جگہ بھی پائی جاتی ہے جیسے لکھا ہے کُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ۔ جب وہ عالم آخرۃ مین ان درختون کے ان پھلون سے جو دنیا کی زندگی مین ہی ان کو مل چکے تھے پائینگے تو کہدینگے کہ یہ تو وہ پھل ہین جو کہ ہمین اول ہی دیئے گئے تھے۔ کیونکہ وہ ان پھلون کو ان پہلے پھلون سے مشابہ پاوینگے۔ اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ دنیا مین جو نعمتین مثل دودھ۔ شہد۔ گھی۔ اور انار اور انگور وغیرہ اونہون نے کھائی ہین۔ وہی ان کو وہان جنت مین ملینگے اور وہان ان چیزون کے مہیا کرنے کے لئے بہت سے باغات۔ درخت۔ مالی۔ اور بیل وغیرہ اور گائین بھینسون کی ریوڑ ہونگے۔ اور درختون پر شہد کی مکھیون کے چھتے ہونگے جن سے شہد اتار کر اہل جنت کو دیا جاویگا یہ سب غلط خیال ہین اگر جنت کی یہی نعمت ہے جو ان کو دنیا مین ملتی رہی اور آخرۃ مین بھی ملی گی تو مومنون اور کافرون مین کیا فرق رہا۔ ان سب چیزون کے حاصل کرنے مین تو کافر اور مشرک بھی شریک ہین۔ پھر اس مین بہشت کی خصوصیت کیا ہے۔ لیکن قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ بہشت کی نعمتین ایسی چیزین ہین جو نہ کسی آنکھ نے دیکھین نہ کسی کان نے سنین اور نہ دلون مین گذرین اور ہم دنیا کی نعمتون کو دیکھتے ہین کہ وہ سب آنکھون نے دیکھی کانون نے سنی اور دل مین گذری ہین۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ ان جنتی نعمتون کا نام نقشہ جسمانی رنگ پر ظاہر کیا گیا ہے مگر وہ اصل مین اور امور ہین ورنہ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ کے کیا معنے ہونگے اس کے وہی معنے ہین جو کہ مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى کے ہین دوسرے مقام پر قرآن شریف فرماتا ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ۔ جو شخص خدا تعالےٰ سے خائف ہے اور اس کی عظمت اور جلال کے مرتبہ سے ہراسان ہے اس کے لئے دو بہشت ہین ایک یہی دنیا اور دوسری آخرۃ۔ جو شخص سچے اور خالص دل سے نفس ہستی کو اس کی راہ مین مٹا کر اس کے متلاشی ہوتے ہین اور عبادت کرتے ہین تو اس مین ان کو ایک قسم کی لذت شروع ہو جاتی ہے اور ان کو وہ روحانی غذائین ملتی ہین جو روح کو روشن کرتی اور خدا کی معرفت کو بڑہاتی ہین ایک جگہ پر شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو اس کی نماز کا ثواب مارا جاتا ہے اس کے یہ معنے نہین ہین کہ اس کی نماز اب بارگاہ الٰہی مین قبول نہین ہوتی بلکہ یہ معنے ہین کہ چونکہ اب اسے لذت شروع ہو گئی ہے تو جو اجر اس کا عند اللہ تھا وہ اب اسے دنیا مین ملنا شروع ہو گیا ہے جیسے ایک شخص اگر دودھ مین برف اور خوشبو وغیرہ ڈال کر پیتا ہے تو کیا کہہ سکتے ہین کہ اسے ثواب ملیگا کیونکہ لذت تو اس نے اسی جگہ مین حاصل کر لی۔ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور کسی عمل کی قبولیت اور شئے ہے اور ثواب اور شئے ہے

ہر ایک لفظ اپنے اپنے مقام کے لئے چسپان ہوتا ہے اسی لحاظ سے شیخ عبدالقادر صاحب نے فرمایا کہ عارف کی نماز کا ثواب مارا جاتا ہے۔ جو اہل حال ہوتا ہے وہ اپنی جگہ پوری بہشت مین ہوتا ہے اور جب انسان کو خدا سے پورا تعلق ہو جاتا ہے تو اغلال اور اثقال جس قدر بوجھ اس کی گردن مین ہوتے ہین وہ سب اٹھائے جاتے ہین وہ لذت جو خدا کی طرف سے اس کی عبادت مین حاصل ہوتی ہے وہ اور ہے اور جو اکل و شرب اور جماع وغیرہ مین حاصل ہوتی ہے وہ اور ہے لکھا ہے کہ اگر ایک عارف دروازہ بند کر کے اپنے مولا سے راز و نیاز کر رہا ہو تو اسے اپنے عبادت اور اس راز و نیاز کے اظہار کی بڑی غیرت ہوتی ہے۔ اور وہ ہرگز اس کا افشاء پسند نہین کرتا اگر اس وقت کوئی دروازہ کھولکر اندر چلا جاوے تو وہ ایسا ہی نادم اور پشیمان ہوتا ہے جیسے زانی زنا کرتا پکڑا جاتا ہے جب اس لذت کی حد کو انسان پہنچ جاتا ہے تو اس کا حال اور ہوتا ہے اور اسی حالت کو وہ یاد کر کے وہ جنت مین کہیگا کہ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ؁

بہشتی زندگی کی بنیاد یہی دنیا ہے بعد مرنے کے جب انسان بہشت مین داخل ہوگا تو یہی کیفیت اور لذت اسے یاد آویگی تو اسی بات کا طالب ہر ایک کو ہونا چاہیئے ؁

گناہون کا چھوڑنا تو کوئی بڑی بات نہین ہے یہ ایک ذلیل کام ہے اگر کوئی کہے کہ مین چوری نہین کرتا۔ زنا نہین کرتا۔ خون نہین کرتا یا اور فسق و فجور نہین کرتا تو کوئی خوبی کی بات نہین اور نہ خدا پر یہ احسان ہے۔ کیونکہ اگر وہ ان باتون کا مرتکب نہین ہوتا تو ان کے بد نتائج سے بھی وہی بچا ہوا ہے کسی کو اس سے کیا۔ اگر چوری کرتا گرفتار ہوتا سزا پاتا اس قسم کی نیکی کو نیکی نہین کہا کرتے۔ ایک شخص کا ذکر ہے کہ ایک کے ہان مہمان گیا بیچارے میزبان نے بہت تواضع کی تو مہمان آگے سے کہنے لگا کہ حضرت آپ کا کوئی احسان مجھ پر نہین ہے احسان تو میرا آپ پر ہے کہ آپ اتنی دفعہ باہر آتے جاتے ہین اور کھانا وغیرہ طیار کروا کر اور لانے مین دیر لگتی ہے مین پیچھے اکیلا با اختیار ہوتا ہون چاہتا تو گھر کو آگ لگا دون۔ یا اَسباب اور نقصان کر چھوڑون تو اس مین آپکا کس قدر نقصان ہو سکتا ہے تو یہ میرا احسان ہے کہ مین کچھ نہین کرتا۔ ایسا خیال ایک بد آدمی کا ہوتا ہے کہ وہ بدی سے بچکر خدا پر احسان کرتا ہے اس لئے ہمارے نزدیک ان تمام بدیون سے بچنا کوئی نیکی نہین ہے۔ بلکہ نیکی یہ ہے کہ خدا سے پاک تعلقات قائم کئے جاوین اور اس کی محبت ذاتی رگ و ریشہ مین سرایت کر جاوے جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى۔ خدا کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتون کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اسے پہچانو۔ اور اس پر ترقی کرنا چاہو تو درجہ احسان کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے اور جن لوگون نے تم سے سلوک نہین کیا ان سے سلوک کرنا۔ اور اگر اس سے بڑھکر سلوک چاہو تو ایک اور درجہ نیکی کا یہ ہے کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو۔ نہ بہشت کی طمع نہ دوزخ کا خوف ہو بلکہ اگر فرض کیا جاوے کہ نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے تب بھی جوش محبت اور اطاعت مین فرق نہ آوے ایسی محبت جب خدا سے ہو تو اس مین ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور کوئی فتور واقع نہین ہوتا ؁ اور مخلوق خدا سے ایسے پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو یہ درجہ سب سے بڑھکر ہے کیونکہ احسان مین ایک مادہ خود نمائی کا ہوتا ہے اور اگر کوئی احسان فراموشی کرتا ہو تو محسن جھٹ کہہ اٹھتا ہے کہ مین نے تیرے ساتھ فلان احسان کئے۔ لیکن طبعی محبت جو کہ ماں کو بچہ کے ساتھ ہوتی ہے اس مین کوئی خود نمائی نہین ہوتی بلکہ اگر ایک بادشاہ ماں کو یہ حکم دیوے کہ تو اس بچہ کو اگر مار بھی ڈالے تو تجھ سے کوئی باز پرس نہ ہوگی تو وہ کبھی یہ بات سننی گوارا نہ کریگی اور اس بادشاہ کو گالی دیگی حالانکہ اسے علم بھی ہو کہ اس کے جوان ہونے تک مین نے مر جانا ہے مگر پھر بھی محبت ذاتی کی وجہ سے وہ بچہ کی پرورش کو ترک نہ کریگی اکثر دفعہ ماں باپ بوڑھے ہوتے ہین اور ان کو اولاد ہوتی ہے تو ان کی کوئی امید بظاہر اولاد سے فائدہ اٹھانے کی نہین ہوتی لیکن باوجود اس کے پھر بھی وہ اس سے محبت اور پرورش کرتے ہین یہ ایک طبعی امر ہے جو محبت اس درجہ تک پہنچ جاوے اسی کا اشارہ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى مین کیا گیا ہے کہ اس قسم کی محبت خدا کے ساتھ ہونی چاہیئے نہ مراتب کی خواہش نہ ذلت کا ڈر جیسے آیت لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا سے ظاہر ہے غرضیکہ یہ باتین ہین جنکو یاد رکھنا چاہیئے ؁

## یکم نومبر ۱۹۰۳ء

**تہجد کی نماز کا طریقہ** عبدالعزیز صاحب سیالکوٹی نے لائل پور مین یہ مسئلہ بیان کیا کہ

آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز اس طرح سے جیسا کہ اب تعامل اہل اسلام ہے بجا نہ لاتے بلکہ آپ صرف اٹھکر قرآن پڑھ لیا کرتے اور ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا کہ یہی مذہب حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے شیخ اصغر علی صاحب نے اپنے ایک خط مین جو انہون نے منشی نبی بخش صاحب کے نام روانہ کیا تھا اس مسئلہ کی نسبت دریافت کیا کہ آیا یہ مسئلہ اسطرح پر ہے جیسا کہ عبدالعزیز صاحب بیان کر گئے ہین۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت مین بوساطت منشی نبی بخش صاحب و مولوی نورالدین صاحب یہ امر تحقیق کے لئے پیش کیا گیا جس پر حضرۃ امام الزمان ؑ نے مفصلہ ذیل فتویٰ دیا ؁ "کہ میرا یہ ہرگز مذہب نہین کہ آنحضرت

نوٹ۔ مولوی نورالدین صاحب نے علاوہ برین یہ بھی بیان فرمایا کہ مین نے حضرت مرزا صاحب کو تہجد پڑھتے دیکھا ہے۔ بعض دفعہ آدھ آدھ گھنٹہ ایک رکعت مین خرچ کرتے اور بعض دفعہ حکم الٰہی کے یہان تک پابند ہوتے کہ جب تک الہام نہ ہو رکوع اور سجود مین نہ جھکتے اور نہ سر اٹھاتے تھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(در مدح حضرۃ مسیح موعود ع)

| | |
|---|---|
| ای محمد مسیح و احمد شان | وی بہ احیائے دین دجل برہان |
| تاج فتح مبین نہادہ بسر | تیغ قتل لعین نہفتہ بہ بر |
| از فراز سپہر آمدہ | بوالعجب ماہ و مہر آمدہ |
| مرحبا کار دین بپایان شد | تا فت نور تو ظلمستان شد |
| منہلے کمال ہر قسمی | ہمہ جانی و در نظر جسمی |
| معنی انشراح ہر فکری | واضع الوزر رافع الذکری |
| بسکہ بر استقامتی پیدا | سر یوم القیامتی پیدا |
| ہر دلے کز تو دیدہ ور گردید | مجمع الشمس والقمر گردید |
| لیک ہر کور کز تو سر پیچید | ہمہ براہین لی مفر پیچید |
| نور خورشیدت آنقدر شد فاش | کہ ہمہ برق ریخت بر خفاش |
| ذات پاک تو کرد فضل قدیم | مظہر سر احسن التقویم |
| داشت الحمد اہدنا تلقین | انتظار ہدایت ضالین |
| لیک ننمود چہرہ شاہد حال | تا انشد یکہزار و سہ صد سال |
| از شمار حروف فاتحہ است | کہ صد و سی است جملہ کم و کاست |
| چون تامل بمغز صرف رسید | بسر رمز بس تشکرف رسید |
| کہ احد داشت از جمل دخود | سیزدہ لیک فاتحہ لابد |
| صفر افزودہ است بہر آن | صاف پیدا انکل زاکثر آن |
| ہم چنین دور مہدی موعود | بر سر سیزدہ دو صفر افزود |
| بر ہمین دور فضل سر مد شد | مستجاب آن دعا ز احمد شد |
| احد اعجاز حرف میم نمود | ہمہ را راہ مستقیم نمود |
| یعنی دور نبی تجدد یافت | عالمی جان تازہ در کو دیافت |
| میم احمد چہل بود بشمار | لیک بصفر دہی است چہار |
| با احد چہاردہ شد وطا | رمز تائید حق نمود صفا |
| کہ محمد بہ احمدی گل کرد | بر سر چاردہ صدی گل کرد |
| در دمید ند صور رحمانی | بہ سلیمان رسید سلطانی |
| اہرمن را رہ گریز نماند | کار او جز بہ تیغ تیز نماند |
| حیف آن دل کز این نشور ندید | ماند در غفلت و حضور ندید |
| سہل گردیدہ کار ہائی عسیر | لیک بر کافرین غیر یسیر |
| آتھم آئینہ دار این راز است | قاتلش تیغ تیز اعجاز است |
| منکر آن جدید خواہ عتیق | تبطی و سامری بود تحقیق |
| آن بکفر قدیم غیر اندیش | دین بہ تعمل عجل کردہ بہ پیش |
| ہر کہ جانش ز حق دلیل نداشت | آب صافی ز رود نیل نداشت |
| موسوی لفض اثر بردن بنمود | آب آئینہ گشت خون بنمود |
| و اندگر ہم ز نقش پائی رسول | چون شیلش ہمی نمود قبول |
| لا مساسی بروئی کار آورد | یا ہمہ عجل یا خوار آورد |
| ای ظہور کمال فضل عظیم | کمترین بندۂ تو ابراہیم |
| ہم تو سر دار و سر ور دینی | بدعائے محمد آمینی |
| دست لطف از سرم دریغ مدار | ماو جانم بزیر تیغ مدار |
| کوچہ دورم ز روے روشن تو | لیک مارم گلے ز گلشن تو |

# مراسلات

## میرٹھی ضمیمہ شحنہ ہند کی سہ ماہی رپورٹ

ضد سے ضد پہچانی جاتی ہے۔ یہ ایک مشہور مسئلہ ہے اگر ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ اس بازاری بولی مین جو شریفون کو ناگوار ہے نہ چھپے۔ تو حضرۃ مسیح موعود کی پاک تعلیمات کا علم پبلک کو کس طرح ہو۔ ضمیمہ اگر علماء کا آرگن ہو تو گویا وہ ایک گواہ ہے۔ اس بات کا کہ علماء کی اخلاقی حالت نہایت ہی گری ہوئی ہے اس لئے ضروری کسی ایسے ہادی مہدی کی ضرورت ہو جو انک علی خلق عظیم کا نقشہ پیش نظر کرے۔ ایک پرچہ البدر کا اٹھا کر دیکھو۔ ایک شحنہ ہند کا۔ خود ہی معلوم ہو جائیگا کون لوگ تقوے و احسان کی راہون پر قدم مارنے والے ہین۔ ضمیمہ کا ایڈیٹر بار بار اصرار کرتا ہو کہ میری تحریرون کا جواب کیون نہین ملتا۔ اسکو واضح ہو کہ جواب کیا دیا جائے کوئی امر قابل جواب ہو تو جواب دیا جاوے۔ یہ تمسخر و استہزا ان لوگون کا پیشہ ہے افسوس کہ ہم ان مین سے نہین ورنہ ترکی بترکی جواب دین خیر پھر بھی ہم ضمیمہ کی سہ ماہی رپورٹ پیش کرتے ہین جو باتین علم و شرافت کے رنگ مین پیش کی گئی ہین ان کا جواب تو ہم دین گے باقی کے مقابل مین صبر کرین گے ہمین تعجب آتا ہے کہ دعوے تو السنہ مشرقیہ کے مجدد ہونے کا ہے اور جرأت اور لیاقت اتنی بھی نہین کہ سید مختار ایڈیٹر ایڈورڈ گزٹ شاہجہان پور ہی سے مقابل ہو سکے جس کی طرف سے رد التجدید مین کئی نمبر نکل چکے ہین۔ اس کو مقابل کیا تو یہ کیا کہ اخبار بند کر کے اپنی بزدلی کا نشان دیا۔ علاوہ برین حضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے شوکت کے جو کچھ معانی ظاہر فرمائے ہین اور جو حسن اور نادر مضامین بجواب شحنا ان کے قلم سے نکل چکے ہین۔ کیا آج تک شوکت کو کوئی ایسی گھڑی نصیب ہوئی ہے کہ ان کا جواب اس کے وہم و فکر مین بھی آسکتا۔ شوکت کو غالباً استہزاء و استہزا کرنا ہی آتا ہے ورنہ کیون ان علمی اعتراضات کا جواب نہین دیتا جو اس پر کئے گئے؟ اگر عربی دانی کا دعوی صحیح تھا تو قصیدہ اعجاز احمدی کا جواب لکھنے مین باوجود اس دعوے کے کہ وہ جنوری ۱۹۰۳ء مین لکھیگا کیون ناکام رہا۔ آخر یہ معجزہ ہے حضرۃ اقدس علیہ السلام کا کاش وہ سمجھے

---

ایڈیٹر ضمیمہ کے کلام مین ہزارہا تناقض ہین ایک پرچہ مین لکھتا ہے "یہ حرکت کسقدر حماقت آمیز ہے۔ کہ جو کلام ایک مرتبہ آنحضرت صلعم پر نازل ہو چکا ہے وہ دوبارہ مرزا پر نازل ہوتا ہے" پھر ایک جگہ خود اپنا الہام لکھتا ہو۔ وعلوہ ثم الجحیم صلوہ ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ لیوز حضرت! ذرا ہماری طرف منہ کیجئے کیا یہ قرآنی آیت نہین ہے سچ ہے دروغ گو را حافظ نباشد۔ یہ آپ پر کیون الہام ہوئی۔ پھر اپنے الہامات مین ایسی کیون گڈمڈ کر کے (حسب زعم اپنے) محرف کلام الہی ٹھہرے۔ اب پڑھئے وہ فتوی۔ یکون دلیہ مع المزنا زگار۔ تعجب ہے کہ جس بات کو خود خلاف شرع بلکہ موجب کفر ٹھہراتے ہو اس کے خود مورد ہوتے ہو۔ کچھ تو شرم کرو۔ پھر اللہ تعالی پر افترا کہ مجھ کو الہام ہوتا ہے۔ کیا تم حضرۃ اقدس کی طرح باالاصرار قسمین کھا کر کہہ سکتے ہو کہ یہ جو اپنے الہامات مین نے لکھے ہین ان مین میرے حواس کا ذرا بھی دخل نہین ہے۔ بلکہ یہ اوسی اللہ جل شانہ کا کلام ہے جو مجھ پر نازل ہوا جس نے حضرۃ ابراہیم ع و حضرۃ عیسی ع وغیرہ انبیاء علیہم السلام پر وحی کی اور پھر تم اسیر علانیہ مصر بھی ہو۔ مین پیشگوئی کرتا ہون کہ تم کبھی قسم نہ کھاؤ گے کیونکہ تم جانتے کہ یہ الہامات میرے اپنے ہی بنائے ہوئے ہین اور پھر کلام الہی تو ہمیشہ پیشگوئی پر مشتمل ہوتی ہے ان مین کیا پیشگوئی ہے کیا یہی جو تم نے ضمیمہ مین لکھی ہو کہ مرزا صاحب (روحی فداہ)

# عذر

مین آٹھ نومبر سے بعارضہ بخار مبتلا ہون اور ابھی تک کہ آج تاریخ ہے مجھکو آرام کی صورت نظر نہین آتی اس لئے اخبار مین دو قسم کے حرج واقع ہون گے ایک تو وقت پر اشاعت نہ ہوگی دوسرے تازہ ڈائری نہ دے سکون گا لہذا ایڈیٹر ہے کہ ناظرین ........ مد میرے حق مین دعا فرماوین گے اور اس معقول عذر کو قبول فرماوین گے

# نوٹ

بلدہ تاریخ سے مقدمات شروع ہین اور ابھی تک ان کا کوئی فیصلہ نہین ہوا۔ حضرت اقدس علیہ السلام بلا تاریخ کو واپس تشریف لائے ہین ..........

.......... اس لئے آئندہ نمبر مین ان مقدمات کا حال بیان کیا جاوے گا۔ حضرت حکیم نور الدین صاحب کو ابھی تک .... آرام نہین ہوا اور قادیان مین کثرت سے بخار پھیلا ہوا ہے مگر یہ خدا کا فضل ہے کہ جا کو کی خیر ہے۔

# بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

## "بہترین مذہب کے شائق کے سوالونکے جوابات"

اخبار عام کے ایک نامہ نگار نے جو اپنا نام "بہترین مذہب کا شائق" ظاہر کرتے ہین اخبار مذکور مطبوعہ ۱۳ اکتوبر مین مفصلہ ذیل سوالات حل طلب زیر عنوان استفسار طبع کرائے ہین۔ جن کا جواب دینا ہمارے لئے عین خوشی کا موجب ہے ✦ کیونکہ جب سے یہ سلسلہ احمدیہ خدا تعالےٰ نے قائم کیا ہے اس کے لیڈر کی ہمیشہ سے یہ آرزو رہی ہو کہ سچائی کے طالب ہر ایک قسم کے تعصب۔ بغض اور حسد۔ اور قومی ضد وغیرہ سے پاک وصاف ہوکر مذاہب کا آپس مین مقابلہ کرین اور جب اُن کو کوئی سچا مذہب معلوم ہوجاوے جس مین سچائی کے نشانات مثل آفتاب کے روشن ہون تو اس کے اختیار کرنے کے واسطے کوئی حجاب قوم اور برادری یا بیجا تعصب کا اُسے حائل نہ ہو۔ اور وہ اس مذہب کی طرف اس طرح دوڑے جیسے مان اپنے ایک گمشدہ بچے کو دیکھکر اس کی طرف دوڑتی اور جھپٹ کر گود مین لے لیتی ہو اور اسی لئے جب لاہور مین جلسہ اعظم مذاہب ہوا تھا تو اس کے وقوع سے سب سے زیادہ خوشی ہمارے ہی گروہ کو ہوئی اور جو ایکٹو پارٹ اس کے لیڈر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی طرف سے لیا تھا اُسے ایک دنیا جانتی ہو۔ اور ہم امید کرتے ہین کہ بہترین مذہب کے شائق نے جسطرح سے اپنے سوالات کو انتخاب مین اول ہی سے خود یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ ایک غیر متعصب انسان ہے کہ باوجود ہنود اور اسلام کے دیگر فرقون کے اس نے صرف آریہ اور احمدی فرقہ کو مقابلہ پر رکھا ہے۔ ہمین امید ہو کہ اب موجودہ منتخب فرقون مین سے ... جب حق ایک فرقہ کی طرف واضح ہوجاویگا تو اُسے اختیار اور اظہار کر دینے مین کوئی روک حائل نہ ہوگی ✦

معلوم ہوتا ہے کہ آج تک بہترین مذہب کے شائق کو امام نا حضرۃ مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُن مقدس تصانیف کے مطالعہ کا موقعہ نہین ملا جن مین آپ نے کمال وضاحت سے ہر ایک مذہب کے ہر ایک پہلو پر بحث کر کے دکھلایا ہو کہ کسی مذہب کے اختیار یا ترک کرنے کے واسطے ....... کن کن باتون کا دیکھنا ضروری ہو اور اس پر نہ ایک کتاب بلکہ کئی کتابین لکھی جاچکی ہین اور مشکل سے کوئی ایسی تصنیف حضرت اقدس مرزا صاحب عالی کی ہوگی جس مین معیار المذاہب کے کسی نہ کسی پہلو کو پیچ نہ کیا ہو۔ بہرحال اگر اُن کو اول موقعہ نہین ملا تو اب ہم اُن کو اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خادم **البدر** نامی اخبار کے ذریعہ سے موازنہ کر کے بتلا دیتے ہین کہ کسی مذہب کو بحیثیت ایک مذہب ہونیکے کن کن عیوب سے مبرا اور کن کن خوبیون سے متصف ہونا ضروری ہو اور اس وقت وہ کونسا فرقہ ہے جو کہ اُس سچے مذہب کے علامات اپنے اندر رکھتا ہے ✦

اگر اخباری دنیا مین اس طرح سے مذہبی ڈیبیٹ شروع ہوجائے اور مناسب شرائط پر ہر ایک قسم کا اعتراض اور سوال پیش کیا جاوے اور دوسرون کا سنا جاوے تو ہم بڑی خوشی سے بفضل خدا اس اخباری دنیا کے ڈیبیٹنگ کلب کو قائم رکھنے کیواسطے طیار ہین وہ چار سوالات یہ ہین

(۱) احمدیہ فرقہ مین داخل ہونا بہتر ہے آریہ یا کسی اور فرقہ مین

(۲) مرزا صاحب کا جانشین کون ہوگا۔

(۳) قادیان کو دار الامان ہندیا عالم کیون نہ کہا جاوے کیونکہ وبا وغیرہ امراض وہان داخل نہین ہوسکتی

(۴) لیکھرام کا قاتل کیون سمجھا گیا ✦

## سائل کے پہلے سوال کا جواب

سائل کے پہلے سوال کا مطلب تو یہ ہے کہ دنیا کے کل مذاہب مین سے کونسا مذہب افضل و اکمل ہے جس مین داخل ہوکر انسان مقام اطمینان اور یقین تک پہنچ جاوے جو اس کے لئے دائمی راحت اور آرام کا موجب ہو کیونکہ کسی مذہب مین داخل ہونے کے یہی معنے ہین کہ انسان خدا تعالےٰ کو علی وجہ البصیرت دیکھ لے اور اس کی روح مین ایک اخلاص اور راحت اور سرور پیدا ہوجاوے۔ یہان تک کہ اس کی راہ مین اپنی جان عزیز کو فدا کرنا اپنی سعادت عظمیٰ سمجھے۔ پس جب مذہب کا فیصلہ ہوا تو فرقہ کا فیصلہ خود بخود ہو جاویگا ✦

**اما الجواب** واضح ہو تمام دنیا کے مذاہب مین سے وہی مذہب سچا اور افضل ہے جو خدا تعالےٰ کی توحید اور اس کی قدرت اور علم اور کمال اور عظمت اور جزا و سزا اور خواص الوہیت کی نسبت بیان کرنے مین کامل البیان ہو۔ اور جو انسان کی ہر ایک فطرتی قوتی کو پوری پوری طور سے نشو و نما کر سکتا ہو اور اس مین وہ تمام اسباب موجود ہون جو انسان کو اپنے مولا کریم تک پہونچانے مین ممد و معاون ہون۔ اس مین ہر ایک روحانی بیماری کا علاج ہو اور اپنی ذات مین ایسا روشن اور درخشان ہو کہ اگر دوسرے مذاہب اسکے مقابل پر رکھے جائین تو وہ سب کے سب ایک نہایت درجہ کی تاریکی مین پڑے ہوئے معلوم ہون۔ اور اسمین یہ خاصیت بھی موجود ہو کہ فقط اس کی طریق خداشناسی پر ہی نظر ڈالنے سے انسان کا دل خود بخود اس کی طرف کھچا جاوے اگرچہ ہر ایک قوم دنیا مین دعویٰ کرتی ہے کہ وہ حق پر ہے اور مذہب وہی سچا اور حق ہے جس کے وہ پابند ہو لیکن فقط دعویٰ ہی دعویٰ قابل سماعت اور پذیرائی نہین ہوسکتا جب تک اس کے ساتھ دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ موجود نہ ہون پس شائق صاحب پر واجب ہے کہ تمام موجودہ مذاہب کو مقابلۃً دیکھ لیوین کہ کونسا مذہب اپنے اندر یہ خاصیت رکھتا ہو کہ اس کا طریق خداشناسی دلون کو کھینچتا ہو۔

واضح ہو کہ شائق صاحب نے بڑے بڑے مذاہب اسلام۔ ہندو۔ عیسوی مین سے تین فرقون کو مقابلہ کے لئے منتخب کیا ہے۔ یعنی **احمدیہ۔ آریہ۔ اور عیسائی**۔ اگرچہ آپنے اپنے سوال مین صریحاً لفظ عیسائی تو نہین لکھا لیکن گمان اغلب ہے... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی اور فرقہ سے ان کی مراد عیسوی ہی ہے۔ کیونکہ فقط یہی تین مذہب ملت کو دنیا مین قبولیت عامہ کے لئے پیش کرتے ہین اور باقی مذاہب یعنی ہنود اور بدھ کسی غیر کو اپنے مذہب مین شامل کرنا پسند نہین کرتے۔ اور شامل کرین تو کس طرح۔ جب خود ان پر ایک مردگی چھائی ہوئی ہے تو دوسرون کو کیا خاک زندگی بخش سکین گے ✦

اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسی لحاظ سے خود سائل صاحب نے ان مذاہب کو محاکمہ کر نیسے نظر انداز کر دیا ہے ✦

سب سے اول یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ انتخاب مذہب کے لئے یہ امر ضروری نہین ہو کہ انسان اس کی فروعات اور جزئیات مین تفتیش کے لئے داخل ہو بلکہ تلاش حق کے لئے صرف موجودہ سر برآوردہ مذاہب کا مقابلہ صرف دو باتون مین کر لینا کافی ہے جو کہ سچے مذاہب کی شناخت ہے

**اول** یہ کہ اس مذہب مین اس خدا کو جسکو زمینون اور آسمانون اور کل کائنات کا مالک کہا جاتا ہے کیا تعلیم اور اس کے کیا حقوق مرعی رکھے گئے ہین اور اُسے کن صفات حسنہ کا ملہ موصوف اور کن صفات رذیلہ سے مبرا مانا گیا ہو ✦

**دوم** یہ کہ اُس مذہب کی تعلیم بہ لحاظ حقوق انسانی اس کے چال چلن اور نجات کے لئے کیا ہے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے سے انسان کس طرح مقام یقین تک پہونچ سکتا ہے ✦

اب ہم تینون فرقون کے اعتقاد کے لحاظ سے خدا تعالےٰ اور اس کے صفات کی ایک مختصر تصویر کھینچ کر دکھلاتے ہین

## آریہ مذہب کا خدا

اس مذہب نے جس طرح سے خدا کو دنیا مین پیش کیا ہو

اس سے ظاہر ہے کہ خدا کے وجود میں جس قدر صفات کاملہ حسنہ ہونی چاہئیں ان تمام سے ان کا پرمیشر بالکل محروم ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں خدا تعالےٰ کے وجود کی کوئی ضرورت نہیں.................. بلحاظ وحدانیت یعنی خدا کو ایک ماننے کے اگر دیکھا جاوے تو آریہ مذہب نے ایک ایک ذرہ کو اس کی صفات ازلی میں شریک کر رکھا ہے۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ جیسے خدا اپنے وجود اور ہستی کے لئے کسی خالق کا محتاج نہیں ہے ویسے ہی روح اور پرمانو یعنی ذرات اجسام بھی اپنی ہستی کے لئے کسی خالق کے محتاج نہیں اور روح اور پرمانو میں جس قدر طاقتیں موجود ہیں وہ قدیم اور انادی ہیں اب اس سے ظاہر ہے کہ جب ہر ایک شے خود بخود ہے اور جس قدر ان کے قوٰے اور خواص ہیں وہ بھی خود بخود ہیں تو بلحاظ ازلی ہونے کے خدا کو ان سب پر کوئی فوقیت نہ رہی اور جیسے خدا ازلی اور قدیم ہے ویسا ہی یہ سب اشیاء ہیں + اور نہ یہ صحیفہ قدرت خدا کی شناخت کا ذریعہ ٹھہر سکتا ہے۔ آریہ صاحبان اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ چونکہ وہ ان ذرات اور ارواح اور جسم کو جوڑتا ہے اس لئے ایک مبصر کا ذہن اس طرف منتقل ہو سکتا ہے کہ جیسے ایک عمارت کے لئے معمار کی ضرورت ہوتی ہے ویسے ہی اس کے لئے کسی صانع کی ضرورت ہے۔ مگر اس پر یہ سوال ہوتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ پھر ہر ایک معمار اور کاریگر کو بھی خدا نہ کہا جاوے۔ اور اگر پرمیشر کی صفت صرف جوڑنا ہے تو آجکل کے امریکہ اور یورپ کے موجد تو بدرجہ اولےٰ پھر خدا ہونیکا حق رکھتے ہیں جو حیرت انگیز ایجادیں اور صنعتیں کرتے رہتے ہیں اسلئے اس جوڑنے جاڑنے سے کوئی کمال اس کی قدرت کا حاصل نہیں ہوتا +

علاوہ بریں جبکہ آریہ صاحبان کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ ان ذرات عالم میں ارضی ہوں یا سماوی خود بخود ایک دوسرے پیوند ہونے کی طاقت بھی موجود ہے تو بالطبع یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر پرمیشر کی کیا ضرورت ہوئی گویا ہر ایک بجائے خود پرمیشر ہے + اور وہ وجود لا محدود جس کو خدا یعنی خود آئندہ جو اپنی ہستی سے آپ ہی ہست اور اپنے قیام سے آپ ہی قائم بلکہ تمام اشیاء اس کے وجود سے زندہ اور قیام پذیر ہیں کیا شے ہے یہ تو آریہ صاحبان کا خدا ہے جس کی صفات حسنہ یہ بیان کی جاتی ہیں کہ وہ ایک ذرہ وجود کا خالق اور مالک نہیں۔ یہ تو بتلاؤ کہ اگر ایک دن سارے ذرات عالم ملکر کہدیں کہ اس آریوں کے پرمیشر کی ہمیں کچھ بھی ضرورت نہیں تو پھر پرمیشر ان باغیوں کو کیا جواب دیگا اور اگر اصل حقیقت پر غور کیجاوے تو ذرات عالم حق بجانب ہیں۔ کیونکہ جب خدا ان کا خالق ہی نہ ہوا بلکہ وہ اپنے وجود کے آپ خالق ٹھہرے تو اس تسلط کا کوئی اس کو حق نہیں پہونچتا یہ تو عجیب خدا ہوا۔ اس سے تو ایک یورپ کا صانع ہی بدرجہ اولےٰ افضل ٹھہرا جو کہ اپنی صنعت کو پیٹنٹ کرا لیتا ہے۔ یہ تو آریہ صاحبان کے خدا کی خدائی ہے۔ کہ بدقسمتی سے اس کو کوئی کمال تام کو بھی نصیب نہیں جس سے اس کی ربوبیت کا پورا پورا جلال ظاہر ہو سکے۔ خدائی کا تو یہ حال اور اخلاقی طاقتوں کی یہ کیفیت کہ کسی ایک گنہگار کو بغیر صدہا بلکہ کروڑہا جونوں کے بھگتنے کے چھوڑ نہیں سکتا۔ ایک شریف انسان کے وجود میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ جب کوئی اس کے آگے عجز و نیاز سے معافی کا خواستگار ہو۔ تو اس کو معاف کر دے لیکن آریوں کے پرمیشر میں یہ طاقت ہی نہیں ہے۔ وہ ایک سیاہ دل بد مزاج اور کینہ ورز وجود ہے کہ معافی اس کی جناب میں بالکل مفقود ہے گویا شریف انسان جیسا خلق بھی اپنے اندر نہیں رکھتا یہ ایک مختصر سی تصویر آریہ صاحبان کے **خدا** کی ہے

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جس قدر ہم نے آریوں کے خدا کی مختصر حقیقت اوپر بیان کی ہے وہ صرف ان کے مسلمہ اصولوں سے جو کہ ان کی اپنی مصنوعات میں بیان کیا ہے لیکن آج تک انہوں نے اپنی کتاب وید کو جس کے الہامی ہونے کا ان کو دعویٰ ہے پبلک کے سامنے ہرگز پیش نہیں کیا۔ اور اگرچہ اس فرقہ کو ظاہر ہوئے کئی سال گذر گئے ہیں لیکن سوائے زبانی باتوں کے اور کوئی عملی نمونہ اپنی اس اخلاقی تعلیم کا جس کے یہ مدعی ہیں نہیں دکھا سکے۔ جس کتاب سے یہ تمام اعتقاد اخذ شدہ پیش کرتے ہیں اس کا یہ حال ہے کہ جس قدر ان کے بزرگ رشی وغیرہ گذرے ہیں ان میں سے کوئی بھی وید کی تعلیم کے گورکھ دھندے کو آج تک نہیں کھول سکا۔ نہ انہوں نے آج تک وید کا ترجمہ پیش کیا ہے اور نہ کسی دوسرے ہندوستانی پنڈت اور فاضل یورپین کے ترجموں کو صحیح تسلیم کرتے ہیں حتیٰ کہ آجکل بعض آریوں نے اس ناگری بھاشک کو جو اپنے لیڈر دیانند کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ خود غلط تسلیم کیا ہے اور کتاب ستیارتھ پرکاش جس کو یہ وید ثانی.......... سمجھتے ہیں اس کی قطع و برید آریہ پرتھی ندی سبھا لاہور نے خود اپنے ہاتھوں کی ہے۔ اور آریوں میں سے کوئی بھی ایسا فاضل موجود نہیں ہے کہ جو پبلک میں آ کے آپ کو اس حتمی وعدہ سے پیش کرے کہ مجھے وید کا فہم دیا گیا ہے اور اس کا کردہ ناکردہ تمام آریوں کو منظور و مقبول ہو۔ آپ انصافاً غور کریں کہ جس کی الہامی کتاب کا یہ حال ہے کہ وہ ابھی تک تشکیم مادر میں ہی تو ان کو کیا حق پہنچتا ہے کہ مذہب کا دعویٰ کر سکیں۔ اگر آپ ہماری کتاب سرمہ چشم آریہ اور آریہ دھرم و نسیم دعوت مطالعہ فرمائینگے تو آپ پر یہ امر اور واضح طور پر کھل جاویگا +

# عیسائی مذہب کا خدا

عیسائیوں کا مذہب ہے کہ خدا ایک ہے اور خدا تین ہیں اور تین میں ایک۔ پھر یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح خدا ہے اور خدا کا بیٹا ہے۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح معہ جسم چار ہیں۔ ایک باپ۔ ایک بیٹا۔ ایک روح القدس ایک انسان۔ یہ سارے ملکر ایک خدا ہیں + یہ ایک عجیب خدا ہے۔ کبھی ایک ہے کبھی دو ہیں۔ کبھی تین ہیں اور کبھی چار بلکہ اس پر کفایت نہیں جب کبھی ان کو ضرورت پڑتی ہے تو تثلیث کو مربع اور مربع کو مخمس بنا لیتے ہیں گویا عیسائیوں کے خدا کا وجود خود اپنے ہاتھ کی ایک مصنوعی مشین ہے جتنے پرزے ذہن میں آ گئے لگا کر کام چلا لیا + اچھا ہم یہ پوچھتے ہیں کہ بقول عیسائی صاحبان کے مسیح انسان تھا اور عمر اس کی قریباً ۳۳ برس کی تھی اور جب علم طبعی کی رو سے ۳ برس کے بعد پہلا جسم تحلیل ہو کر دوسرا جسم قائم ہو جاتا ہے اس حساب سے ۱۱ جسم مسیح کے ہوئے گویا عیسائیوں کے خدا نے گرگٹ کی طرح گیارہ رنگ بدلے۔ اس پر طرہ یہ کہ کمزور بھی ایسا کہ جب اس کے مخالفوں نے اس کو پکڑا تو اس کے منہ پر طمانچے مارے اور اس کی صلیب اس کے کاندھے پر رکھی اور میدان صلیب میں لیجا کر سولی دیدیا بلکہ دشمن غالب اور خدا مغلوب رہا۔ بھلا آپ ہی بتلائیے ایسے خدا کی طرف فطرت انسان کی کیا کشش ہو سکتی ہے پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد تین دن تک جہنم میں رہا اور ملعون ہوا۔ حالانکہ ملعون کے معنے لعنت کیا گیا جو تمام خیر و برکات سے محروم ہو۔ اور تمام عیوب سے پر ہو ہر ایک قسم کی راحت اسکے لئے مفقود ہو اور ہر ایک طرح کا عذاب اس کے لئے مہیا ہو۔ پس ایسا خدا سخت نفرت کے قابل ہے نہ اطاعت کے قابل۔ وعدہ کا ایسا کچا کہ جتنی باتیں بطور پیشگوئی کے کہتا ہے ان میں سے ایک بھی پوری نہیں ہوئی۔ از رو ئے تاثیر قلبی کے ایسا کمزور کہ اپنے ہی شاگرد اس کے برخلاف شہادت دیتے پھرتے ہیں اور تیس روپے پر اس کو پکڑوا دیتے ہیں گویا عیسائیوں کے خدا کی اس کے شاگردوں کے نزدیک تیس روپے بھی قیمت نہ تھی اور ایک اس کے حواریوں میں باوجود ہمیشہ ساتھ رہنے کے بالکل انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس کو بالکل نہیں جانتا بلکہ اس پر لعنت بھیجتا ہے۔ پس

ایک طالب حق پر واجب ہے کہ سچے دل سے سوچے کہ ایسا بیہودہ وجود خدا ہو سکتا ہے۔ بلکہ وہ تو اپنے مخالفین کا ایک بال بھی بیکا نہ کر سکا۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ ایک ادنیٰ خدمتگار ہونے کے قابل بھی نہین ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ عیسائی مذہب توحید سے تہید ست اور محروم ہے بلکہ ان لوگوں نے سچے خدا سے منہ پھیر کر ایک نیا خدا اپنے لئے بنایا اور یہ ظاہر ہی کہ وہ ایک انسان تھا جو کہ عورت کے بطن مین مدت معلوم تک رہکر پیدا ہوا اور پھر پرورش پاتا رہا پھر ایسا وجود کس طرح سے خدا ہو سکتا ہے اور فطرۃ انسانی ایسے وجود کو خدا ماننے مین کراہت کرتی ہے اور ہم اس بحث کے دوسرے حصہ مین دکھلا دینگے کہ عیسائیون کی تعلیم کا کیا اثر اسپر پڑا ہے اور اس سے ایک اور آسان طریق اس مذہب کی حقیقت دریافت کرنیکیلئے یہ ہی کہ آج کل یورپ کی بڑی بڑی یونیورسٹیون مین خود عیسائی پروفیسر اور ان کے بشپون نے جو رای انجیلی خدا کی نسبت قائم کی ہے اس کا قطعی علم وہان کی اخبارات سے کرلیا جاوے۔ اور اگر وہ اخبارات میسر نہ آدین تو کم از کم ریویو آف ریلیجنز مین دیکھ لیا جاوے جن مین ان کے حوالہ سے بعض بعض آرٹیکل لکھے جاتے ہین اور ہم امید کرتے ہین کہ ان پروفیسرون اور بشپون کی وہ شہادت ان کے اپنے مذہب کیلئے کافی ہوگی۔ اخبار کا حجم ہمین ان کا اختصار بھی درج کرنے سے مانع ہے۔ ہم صرف اختصاراً پانچ فقرات ان تمام لکچرون اور راؤن مین سے ذیل مین درج کرتے ہین جو کہ عیسائی یا انجیلی خدا کی نسبت بائیبل کے عیسائی محققین نے لکھے ہین ✦

وہ لکھتے ہین کہ صرف پانچ فقرات انجیلون مین یسوع (عیسائیون کے خدا) کی نسبت ایسے ہین جو قابل اعتبار ہو سکتے ہین ✦

**اول۔** تو مجھے نیک کیون کہتا ہے نیک تو کوئی نہین مگر خدا۔ پس ثابت ہوا کہ یسوع خدا نہ تھا ✦ (مرقس ۱۰/۱۷)

**دوم۔** کہ ابن آدم (یسوع) کے متعلق گناہ بخشا جا سکتا ہے (متی ۱۲/۳۱) معلوم ہوا کہ گنہگار تھا

**سوم۔** یسوع کے رشتہ دار اُسے پاگل سمجھتے تھے۔ (مرقس ۳/۲۱)

**چہارم** اُس دن اور اُس گھڑی کو کوئی نہین جانتا نہ آسمان کے فرشتے اور نہ بیٹا بلکہ صرف باپ (مرقس ۱۳/۳۲) ثابت ہی یسوع خدا نہ تھا۔

**پنجم۔** میری خدا میری خدا تو نے مجھے کیون چھوڑ دیا (مرقس اور متی) ثابت ہی یسوع خدا نہ تھا

اب ان دو مذاہب کے عقائد بیان کرنے کے بعد ہم اسلام کی طرف رجوع کرتے ہین ✦ (باقی آئندہ)

# البدر

**نامہ نگارون کی ضرورت۔** گذشتہ نمبر مین بیرونجات مین احمدی نامہ نگارون کی تقرری کی نسبت ہم نے مفصل لکھا ہے۔ چونکہ یہ ایک قومی اور مذہبی خدمت ہے کہ ہر ایک مقام کی جماعت کی خبرین جب دوسرے مقام کی جماعت تک پہونچینگی تو نامون اور حالات کی واقفیت سے آپس کا تعارف بڑھیگا اور احمدی بھائیون کو ایک دوسرے کیلئے دعا کی بھی یاد دہانی ہوتی رہیگی اس لئے امید ہے کہ مخلص احباب محض اخوت اور ہمدردی قوم کی نظر سے نامہ نگاری کی درخواستین حسب شرائط مشتہرہ ضرور ارسال فرماوین

**بیرونجات** کے آمدہ احباب مین سے اکثر نے البدر کی مدح مین زبان کھولی ہے اور اس کی حسن خدمات کا اعتراف کیا ہے بعض نے اُن مین سے یہ بھی فرمایا ہے کہ البدر کو مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہم قادیان مین ہین۔ البدر کی خدمات کے صلہ مین ایسے الفاظ کا استعمال اگرچہ اس کو سرپرستون اور کارگزارون کے لئے خوشی اور شکر کا مقام ہے لیکن اس امر سے ہمارا اتفاق رای نہین ہی کہ صرف البدر کے مطالعہ سے انسان کو تزکیہ نفس کے وہ مراتب حاصل ہو جاوین جو قادیان مین آنے اور رہنے سے حاصل ہو سکتے ہین امام پاک کے مبارک اور منور چہرہ پر نظر ڈالنے اور اس کے دہن مبارک سے جو کلمات جس لب ولہجہ سے نکلتے ہین ان کے سننے سے جو اثر اور کیفیت اہل دل کے قلب پر ہوتا ہے وہ مطلق ملفوظات کے پڑھ لینے سے حاصل نہین ہو سکتا اگر صرف کسی مامور کی کلام ہی انسان کو نجات اور فائز المرام کرنیکے لئے کافی ہوتی تو مجددین اور مامورین اور انبیاء اُن کے مقدس خلفا کی کیا ضرورت تھی اور یہان رہنے سے جو کیفیت ایمانی عملی طور پر انسان کو تجربہ اور مشاہدہ اور ایک زندہ نمونہ دیکھنے سے حاصل ہوتی ہے وہ صرف سن لینے سے کب حاصل ہو سکتی ہے

## ایک بڑی غلطی کی اصلاح

اخبار نمبر ۳۳ جلد ۲ مورخہ ۴ ستمبر سے لیکر نمبر ۳۸ جلد مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء تک البدر کے صفحون کے نمبرون مین سینکڑے کے ہندسے غلط لکھے گئے ہین اس لئے ناظرین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اپنے فائلون کو اسطرح سے صحیح کرلیوین کہ صفحہ ۲۴۸ سے لیکر صفحہ ۲۹۹ تک کل صفحات پر بجائے ۳ صد کے دو صد اور صفحہ ۴۰۰ سے ۴۰۲ تک بجائے ۴ صد کے ۳ صد بنا دیوین ✦

۳۵۸ اصل مین ۲۵۸ تھا مگر ۲ کے بجائے ۳ لکھا جانے سے متواتر غلطی ہوتی گئی ✦

اگر کسی صاحب کی نظر مین البدر کی لفظی غلطیان اور بھی ہون یا کوئی اور امر ایسا چھپ گیا ہو جو قابل اصلاح ہو تو وہ مفصل حوالہ سے معہ مطلوبہ اصلاح کے اطلاع دیکر ہمین مشکور فرماوین کہ ہم ان کی تصحیح چھاپ دیوین اور آئندہ آنیوالی قوم کے لئے کوئی بات قابل ٹھوکر نہ رہ جاوے جو صاحب اس مین ہماری امداد فرماوینگے وہ عند اللہ اجر پاوینگے ✦

## طبی نوٹ

پیسہ اخبار مطبوعہ ۴ نومبر مین کسی صاحب نے دق کا علاج دریافت کیا ہے اور کثرت اخراجات کی زیر باری سے معذوری ظاہر کی ہے اس لئے ہمدردی نوع انسان کے لئے مین ایک نسخہ دق کے علاج کا لکھتا ہون جس کے ذریعہ سے خود میرے اپنے گھر اور نیز اور کئی مدقوقون کو شفا حاصل ہوئی ہے میرے محسن اور مربی دوست مولوی محمد صاحب عربی محرر پنجاب یونیورسٹی لاہور جو کہ فن طبابت مین ایک طبع رسا رکھتے ہین ان کا طریق علاج ہے اور مجرب ہے ✦

اول کشتہ ابرق سیاہ اسطرح سے طیار کیا جاوے کہ ابرق سیاہ کی ایک ٹکری کو آگ مین گرم کر کر کے دودھ مین بجھائی جاوے ۱۰ بارہ بار اسطرح کرکے پھر ابرق کو آگ مین بالکل خشک کرکے کھرل مین خوب باریک کرلین اور پھر آب مولی اس مین ڈال ڈال کر کئی بار حل کرین اور حل کر کر کے جب خشک ہو جاوے تو گل حکمت کرین اور کم سے کم بیس دفعہ آگ دین ہر آگ دینے کے بعد کھول کر دیکھین اس کا رنگ سیاہ سے سرخ اور سرخ سے سفیدی مائل ہوتا جاویگا اور اگر ایک صد آگ دیدیجاوے تو پھر حکم اکسیر کا رکھیگا بعد ازان ذیل کا سفوف اس کے ذریعہ سے تیار کرین۔

| کشتہ ابرق سیاہ | ست گلو خالص | صدف خالص کوفتہ بیختہ |
|---|---|---|
| ۶ ماشہ | تولہ | ۶ ماشہ |

صبح شام ماء الشعیر کے ساتھ ۲ ماشہ اس مرکب سفوف کو کھاوین اور دوپہر کو شربت عناب خالص پیوین اور گوکو دائن ایک دوا ہوتی ہی غذا کے بعد تین تین ماشہ پیوین۔ اور راحت اور فرحت

## رسید زر بابت ۱۹۰۳ء

مفتی محمد صادق صاحب قادیان ۱۱ع

مفتی نور احمد صاحب رشاد وال ۱۲ع از اکتوبر ۱۹۰۳ء تا آکتوبر ۱۹۰۴ء

منشی عبد القدوس صاحب سہارنپور ۲ع از اکتوبر ۱۹۰۳ء تا بابت دسمبر ۱۹۰۳ء

میان اعظم سرگانہ ۲ع ایضاً

# منیجر کا ضروری نوٹس

البدر کے ذریعہ سے بار بار اطلاع دی گئی ہے کہ جن اصحاب کی طرف چندہ اٹھایا ہے وہ جلد حساب بے باق کریں ۔ مگر سوائے چند احباب کے اور کسی نے آج تک اپنا حساب بیباق نہیں کیا اس لئے بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ جن اصحاب کا سال ۳۱ اکتوبر کو ختم ہوگیا ہے یا ان کی طرف کچھ بقایا ہے یا جنہوں نے ابھی تک سال گذشتہ کی قیمت ادا نہیں کی ۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء سے ان کے نام اخبار وی پی ارسال کر کے گذشتہ بقایا اور آئندہ سال ۱۹۰۴ء کی قیمت وصول کی جاویگی ۔ یا وہ اصحاب اس اثناء میں خود روپیہ ارسال کر دیویں اس سے کارخانہ کو بہت بڑا حرج ہو رہا ہے ۔

معاملات کی صفائی بہت عمدہ شئے ہے ۔ اس کے مد نظر رکھنے کر بہت سے حرج ہوتے ہیں اور اکثر مفید سے مفید اور بے بہا پرچے اس قسم کی بد معاملگی سے بند ہو جاتے ہیں امید ہے کہ ہمارے ناظرین صفائی معاملات کو ایک تقویٰ کی جزو سمجھکر بہت جلد صفائی حساب کی طرف متوجہ ہونگے ۔ ان کی عدم توجہی پر اگر اخبار ان کی خدمتیں بے ترتیب پہونچے تو کارخانہ کو وہ معذور تصور فرماویں

---

**البدر** کے نمبر بابت ۱۹۰۲ء جن میں عجیب و غریب تقریریں ہیں بہ قیمت عہ علاوہ محصولڈاک دفتر البدر سے ملتے ہیں ۔

ہر ایک قسم کی مذہبی اور اخلاقی کتابیں بشرطیکہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں نہ ہوں دفتر البدر میں فروخت کے لئے کمیشن پر رکھی جاتی ہے اور اگر متواتر اشتہار بھی دلانا ہو تو اشتہاری اجرت الگ لی جاتی ہے +

# تبادلہ اخبارات

البدر آئندہ صرف انہی اخبارات سے تبادلہ پسند کرتا ہے جو مذہبی ہوں یا شائستگی کے ساتھ احمدیت کے متعلق بحث کرتے ہوں اس لئے اگر بعض اخبارات کے وصول ہونے پر ان کے تبادلہ میں آئندہ نمبر البدر کا نہ پہونچے تو وہ سمجھیں کہ تبادلہ منظور نہیں ہے + منیجر +

# ریویو آف ریلیجنز

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان میں الگ الگ قادیان سے شائع ہوتا ہے جس میں تمام دنیا کے مذاہب پر نظر ثانی کر کے سچا اور حقیقی مذہب پیش کیا جاتا ہے اور نصرانی اور طبعی مذہب اسلام پر جو اعتراضات کم فہمی سے عیسائیوں اور دیگر مذاہب نے کئے ہیں ان کے جوابات بڑی معقولیت اور برجستگی سے دئے جاتے ہیں یہ ایک ہی رسالہ ایسا ہے جو اسلام کو یورپ امریکہ اور آسٹریلیا میں ایک زندہ مذہب ثابت کر رہا ہے اور جس نے عیسائی دنیا کی کایا پلٹ دی ہے اس کی اس اثر اندازی کو خود اہل امریکہ اور یورپ نے تسلیم کر لیا ہے اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کی اشاعت اور خریداری میں کوشش کرے اور جو لوگ سچے مذہب کے متلاشی ہیں وہ اسے ضرور خریدیں قیمت سالانہ رسالہ زبان انگریزی للعہ زبان اردو عہ تمام درخواستیں بنام منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان آنی چاہئیں +

## اعلان واجب الاذعان

میں نے کئی بار اخبار الحکم و البدر کے ذریعہ اپنے بھائیوں کو اطلاع دی کہ کتاب الہامات مسیح کا مسودہ طیار ہے اس کی چھپائی کے لئے اور مصارف مطبع کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے اب میں پھر بذریعہ ہذا التماس کرتا ہوں کہ جو حضرت اقدس علیہ السلام کے کل الہامات معہ ترجمہ ایک جگہ دیکھنا چاہتے ہیں مہربانی فرما کر ایک روپیہ پیشگی بھیجدیں جو صاحب پیشگی قیمت ارسال فرماویں گے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاوے گا جو صاحب بعد خریداری کریں ان سے عہ لیا جاوے گا اہتمام چھپائی نہایت عمدہ کاغذ ولایتی ۔ اعراب دے گئے ہیں اور پیشگوئیوں اور سوانح مسیح کی ایک خاص ترتیب رکھی گئی ہے قابل دید ہے اس کتاب کا کچھ حصہ حضرت اقدس کا الحکم میں شائع ہو چکا ہے المشتہر عبد الحی عرب قادیان

## کتب مصنفہ عبد الحی صاحب

**سلاسل الفضائل** معہ ترجمہ قیمت فی جلد ۶ر درخواستیں بنام مفتی فضل الرحمان صاحب آنی چاہئیں +
**سلاسل التعلیم** قیمت ۲ر سیرۃ النبی قیمت . ر درخواستیں بنام حکیم فضل دین صاحب آنی چاہئیں +

## مطبع انوار الاسلام قادیان

جسکو ہم نے صرف اخبار البدر کی وقت پر اشاعت کے واسطے قائم کیا ہے تاکہ احمدی قوم کو ان کے امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تازہ بتازہ حالات پہونچاویں اور چونکہ مطلق اخبار مطبع کی ایک ماہ کی معروفیت کے لئے کافی نہیں ہے جس سے نقصان کی زیرباری ہوتی ہے اس لئے جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی تصنیفات اور چھپائی کے کام مطبع میں ارسال فرما کر اس قومی اور دینی خدمت میں ہمارا ہاتھ بٹاویں +

ہم منشی محمد اسمعیل صاحب مہتمم کارخانہ لائل پور اور منشی ایس ایم یوسف صاحب عزیز انبالہ کے بڑے شکر گذار ہیں کہ ہماری اس قسم کی سابقہ درخواست پر انہوں نے اپنے چھپائی کے کام ہمیں دئے - +

## ترک اسلام

ایک رسالہ جو کہ ... عبد الغفور نامی نے آریہ مذہب کے اختیار کرنے کے دلائل میں لکھا تھا اس کا ابطال مولانا حکیم نور الدین صاحب نے لکھا ہے جو کہ ہمارے اہتمام سے طبع ہو رہا ہے ۔ درخواستیں بہت جلد مشتہران کے نام آنی چاہئیں +

المشتہران
مفتی فضل الرحمان حکیم فضل الدین صاحب احمدی قادیان ضلع گورداسپور

---

اخبار ہذا بعض تاجر اصحاب کی خدمت میں ارسال ہے اگر وہ اپنے اشتہارات بشرطیکہ فحش اور مبالغہ سے پاک ... ہوں درج اخبار کرانا چاہیں تو منیجر سے خط و کتابت کریں +

انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان میں باہتمام منشی محمد افضل پروپرائیٹر کے چھپکر شائع ہوا